(پانچویں اور آخری قسط)

مغربی فنِ تعمیر پر اسلامی فنِ تعمیر کے اثرات

از - مارٹن ایس برگس

مترجم: جناب سید مبارزالدین صاحب رفعت ایم-اے

اسلامی فنِ تعمیر کے اس جائزے کے دوران جن مختلف نقاط کا ذکر ہوا ان سب کو پیشِ نظر رکھئے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مجموعی حیثیت سے مغربی دنیا نے اسلام سے تعمیر کاری میں جو قرض لیا ہے وہ حقیقی اور واقعی ہے صرف فوجی تعمیر کاری ہی کے میدان میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ صلیبی محاربوں نے (جنہوں نے ارضِ مقدس میں بہت سے نفیس کلیسا اور قلعے اپنی یادگار چھوڑے ہیں) قلعہ بندی کے فن میں بہت سی چیزیں اپنے دشمن مسلمانوں سے سیکھی تھیں اور خود مسلمانوں نے اس سلسلہ میں آرمینی سنگ راجوں کی مہارت سے فائدہ اٹھایا تھا۔

آرمینیا اور شام کی سنگی اور ایران کی خشتی قبل اسلام عمارتوں سے (ایران کی ان قبل اسلام خشتی عمارتوں کے بارے میں اب علماء میں یہ خیال عام ہوتا جا رہا ہے کہ ہم نے قرون وسطیٰ میں لداؤ چھتیں بنانے کا طریقہ ان ہی عمارتوں سے لیا ہے) ہم نے جو کچھ لیا ہے اس قرض کو منہا کر دیا جائے تب بھی ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ شام اور دوسرے ملکوں کی اسلامی عمارتوں میں جو نکیلی کمان استعمال کی گئی ہے وہ مسلمانوں ہی کی ایجاد ہے۔ دوہرے انحناوالی نکیلی کمان قریب قریب یقین کی حد تک اور ٹیوڈر کمان ممکن ہے دونوں کا ایک ایسی ہی اصل سے تعلق رکھتی ہیں، کئی نعلوں اور کئی نعل دار یا کثیر برگی کمانو

کا استعمال بھی اسی ذریعہ سے آیا ہے۔ اسی طرح غالباً سطحوں کی تزئینی نمونے اور ممکن ہے دریچوں میں سلاخوں کے ذریعہ تزئین بھی یہیں سے لی گئی ہے۔ گل بوٹوں کے تختے ابتدائی مسجدوں میں پتھر یا سنگتر میں بنی ہوئی ہندسی شکلوں کی جالیوں سے لیے گئے ہیں یا یہ ممکن ہے کہ یہ چیز اولیں ہوگی کہ قبل اسلام زمانہ میں شام اور مسوپوٹیمیا (عراق) کی عمارتوں میں استعمال ہو چکی تھی۔ بعض اوقات رنگین شیشوں کی ایجاد کا سہرا مشرق کے سر باندھا جاتا ہے لیکن یہ بات اب تک ثابت نہیں ہوئی ہے، پایوں کے گوشوں میں دیوار سے لگا کر دھرے دینا جیسے گوتھک چھتوں کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آٹھویں یا نویں صدی کی ایک اسلامی ایجاد ہے۔ تزئینی اور جال دار گھڑ گنبج عراق (مسوپٹیمیا) سے قاہرہ منتقل ہوئے یہاں سے یہ اطالیہ منتقل ہوئے اور آگے چل کر گوتھک فن تعمیر کی ایک خصوصیت بن گئے۔ بعد کی گوتھک عمارتوں میں منبت کاری میں بنے ہوئے کتبے جو تزئین کے لئے استعمال کئے گئے ہیں نویں صدی کی جامع ابن طولون کی نقل میں بنائے گئے ہیں لیکن فرانس کے جنوبی علاقوں پر مسلمانوں کے اقتدار کے دوران میں کوفی رسم خط میں لکھے ہوئے کتبے فرانس تک پہنچ چکے تھے۔[1]

---

[1] یعنی ماہر نطرانی منبت کار گاڈ فرے ڈس (AUFREDUS GT) کے منبت کار چوبی دروازے جولے پوی (PUY LE) کے کلیسا کی ایک چھوٹی سی کان میں لگے ہوئے ہیں اور دوسرا منبت کار دروازہ لاوونے تشیلیاک (LAVOUTECHILAC) میں لگا ہوا ہے۔ وسٹ منسٹر آبے کے اوپری حصہ میں تزئینی پٹیوں اور بعض ابتدائی رنگین شیشوں کے دریچوں کی اصل کے بارے میں پروفیسر لتھالے (LETHALY) نے انہی کا خیال ظاہر کیا ہے ملاحظہ ہو برلنگٹن میگزین میں آے ایچ کرسٹی کا مضمون

The Denelag ment of ornament from
Bus Ling ton Magazine Vals X/+X/i, 1922

اور انگلستان تک میں تزئین کی بعض نادر مثالوں میں عربی اثر کی غمازی ہو رہی ہے دھاری دار روکار تاہرہ سے آئے ہوں گے۔ ایسے ہی نشاۃ ثانیہ کے گھنٹہ گھر۔ اور نشاۃ ثانیہ کی صدف نما محرابیں بھی یہیں سے آئی ہوں گی۔ عربی ومشربیہ' یا چوبی جالیاں جو مکانات کے زنانے حصے کو چھپانے یا مسجد میں آرٹ کے طور پر استعمال ہوتی تھیں ان کی انگلستان کی دھاتی جالیوں میں نقل کی گئی ہے۔ گل بوٹوں کی ہلکی مبنت کاری کے ذریعہ عمارت کی سطحوں کی تزئین یا ماہی پشت جال کے ذریعہ دیواروں کا سجانا اور زینت کے لیے ہندسی شکلوں کا استعمال ان سب چیزوں کے لیے ہم مسلمانوں قوموں کے ممنونِ احسان ہیں یہی تو میں ہمارے علم ہندسہ کا بہت بڑا ماخذ یا ذریعہ رہی ہیں۔

اوپر جو باتیں بیان ہوئیں وہ موٹی موٹی سی باتیں تھیں لیکن صلیبی لڑائیوں کے دوران میں اور زیادہ پرامن طریقہ پر' قرون وسطیٰ کے آخری زمانے میں مشرق اور مغرب کے قریبی ربط نے تعمیر کاری پر اور بھی اثرات ڈالے ہوں گے جن کا اس سرسری جائزے میں ذکر نہ ہوسکا۔ اسپین میں اسلامی تعمیر کاری کی روایات نشاۃِ ثانیہ کے آخری عہد تک برقرار رہیں اور یہی روایتیں اسپین کے گوتھک تعمیر کاری کے بہت سی گتھیوں اور عجیب وغریب چیزوں کا حل پیش کرنے میں مدد دیتی ہیں آخر میں یہ بات بھی دھیان میں رکھی جائے کہ اب بھی بعض دور دراز ملکوں میں اسلامی تعمیر کاری سے کام لیا جارہا ہے جہاں وہ ایک ہزار سال سے بھی زیادہ زمانے سے پھلتی پھولتی چلی آرہی ہے۔ ختم شد